23496-چہرہ ننگا رکھنے کے متعلق حدیث

سوال

کیا درج ذیل حدیث صحیح ہے :

"جب عورت بالغ ہوجائے اوراسے حیض آنے لگے تواس کے چہرہ اورہاتھوں کے علاوہ کچھ ظاہر نہیں ہونا چاہیے" ؟

اورحدیث کی بنیادپر عورت کالباس کیسا ہونا چاہیے ؟

اوراگر عورت کسی ایسے معاشرے میں رہتی ہوجہاں اس کے لیے سخت پردہ اذیت کا باعث ہوتواسے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

سوال میں مذکورحدیث کوابوداود نے ولید عن سعید بن بشیر عناقتادۃ عن خالد بن دریک عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے طریق سے روایت کیا ہے.

وہ بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہارسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تواسماء نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرلیااورفرمایا :

"اے اسماء جب عورت بالغ ہم جائے اوراسے حیض آنے لگے تواس کے لیے اس اوراس کے علاوہ ظاہر ہونا صحیح نہیں"

اورانہوں نے اپنے چہرے اورہاتھوں کی طرف اشارہ کیا.

سنن ابوداودحدیث نمبر (4104) ابوداودرحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ خالد بن دریک کی مرسل حدیث ہے، کیونکہ اس نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کوپایا ہی نہیں.

اوریہ حدیث ضعیف ہے، اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں، اس کے ضعیف ہونے کے اسباب درج ذیل ہیں :

1-اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، جیسا کہ امام ابوداودرحمہ اللہ خوداس کی تصریح کرتے ہوئے کہتے ہیں : یہ مرسل ہے؛ خالد بن دریک نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کوپایا ہی نہیں.

2-اس کی سند میں بشیر ازدی، اورکہا جاتا ہے ابوعبدالرحمن البصری ہے، بعض علماء حدیث نے اسے ثقہ قراردیا ہے، اورامام احمداورابن معین اورابن مدینی اورنسائی اورامام حاکم، اور ابوداودنے اسے ضعیف قراردیا ہے.

اوراس کے بارہ میں محمد بن عبداللہ نمیر کہتے ہیں : یہ منکرحدیث ہے، اوریس بشئ، اوریس بقوی الحدیث ہے، اورقتادہ سے منکراحادیث روایت کرتا ہے.

اورابن حبان رحمہ اللہ اس کے متعلق کہتے ہیں : یہ ردی حفظ اورفاحش الغلط تھا، قتادہ سے وہ احادیث بیان کرتا ہے جس کی متابعت نہیں کی جاسکتی.

اوراس کے متعلق حافظ ابن حجر کہتے ہیں : یہ ضعیف ہے.

3-اس میں قتادہ ہے، اور یہ مدلس راوی ہے، اور پھر اس حدیث میں وہ عن سے حدیث بیان کر رہا ہے، اسی طرح اس میں ولید بن مسلم بھی ہے جس کے متعلق حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ ثقہ ہے، لیکن بہت زیادہ تدلیس اور تسویہ کرتا ہے، اوراس نے بھی عن سے روایت بیان کی ہے.

ان علتوں کی بنا پر اس حدیث پر ضعیف کا حکم لگایا گیا ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ماخوذ از مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (68/21).

اوراگر حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے، یا شواہد کی بنا پر اس کو قوی مان لیا جائے تو علماء کرام نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ : یہ واقعہ پردہ سے قبل کا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : اور رہی اسماء رضی اللہ تعالی عنہا والی حدیث ت واسے پردہ کی آیت سے قبل پر محمول کیا جائیگا".

اور شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر فرض کرلیا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے، تو اسے پردہ سے قبل پر محمول کیا جائیگا"

دیکھیں کتاب : عودۃ الحجاب (336/3).

اوراگر ہم حدیث کے متن پر غور کریں تو ہم اس میں انتہائی بعد پائینگی، کیونکہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا میں تو تقوی ورع اور شرم وحیاء اتنی تھی جو انہیں اس طرح کے شفاف اور باریک لباس پہننے میں مانع ہے، کہ وہ اس لباس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں.

اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ عورت غیر محرم اوراجنبی مردوں سے اپنا سارا جسم جس میں چہرہ بھی شامل ہے چھپائیگی.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (21134) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور رہا یہ مسئلہ کہ جس معاشرے میں عورت رہ رہی ہو وہاں پردہ کرنے سے اسے اذیت پہنچے تو اسے اس اذیت پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور دین پر عمل اور اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی راہ میں اسے جو تکلیف پہنچے اس میں وہ اجر و ثواب کے حصول کی نیت رکھے، اور پھر اس سلسلہ میں تو ہمارے سلف صالحین رضی اللہ عنہم ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں، کیونکہ انہیں اللہ کی راہ میں بہت تکلیفیں اوراذیتیں دی گئیں، لیکن پھر بھی یہ چیز انہیں دین اسلام سے دور نہ کر سکی، بلکہ ان کے لیے یہ تکلیف واذیت تو دین پر اور زیادہ سختی سے کاربند رہنے اور عمل کرنے کا باعث بنا.

ہو سکتا ہے جن ایام میں ہم زندگی بسر کر رہے یہ وہی صبر کے ایام ہوں جن کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درج ذیل فرمان میں خبر دی ہے کہ :

"لوگوں پر ایک وقت آئیگا جس میں اپنے دین پر صبر کرنے والا شخص اس طرح ہوگا جس طرح کسی نے انگارے کو پکڑ رکھا ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2260) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (957) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الجمر دہکتے ہوئے آگ کے انگارے کو کہتے ہیں.

ملا علی قاری کہتے ہیں :

" حدیث کا معنی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ : جس طرح شدید ترین صبر و تحمل اور مشقت اٹھائے بغیر انگارہ پکڑنا ممکن نہیں، اسی طرح اس دور میں اپنے دین اور ایمان کے نور کی صبر عظیم کے بغیر حفاظت کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا " اھ

ماخوذ از تحفۃ الاحوذی.

اور فیض القدیر میں مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یعنی کتاب و سنت کے احکام پر صبر کرنے والے شخص کو بھی بدعتیوں اور گمراہ قسم کے لوگوں سے اتنی ہی تکلیف پہنچتی ہے، جتنی کسی شخص کو آگ کا دہکتا ہوا انگارا پکڑنے سے ہو، بلکہ ہو سکتا ہے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچے، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شامل ہوتا ہے جس کے بارہ میں انہوں نے خبر دی اور یہ ہو بھی چکا ہے " اھ

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اللہ تعالی سے ملاقات تک دین حق پر ثابت قدم رکھے.

واللہ اعلم.